ریا کی مذمت قرآن وحدیث کی روشنی میں

از: محمد علیم الدین قادری، حیدرآبادی، جماعت: رابعہ

ریا کی وضاحت:

حضور صدرالشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ریا یعنی دکھاوے لیے کرنا اور سمعہ یعنی اس لیے کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بہت بری ہیں، ان کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور بندہ مستحق عذاب ہوتا ہے“۔

اس کی قسمیں:

ریا کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بندہ کبھی تو اصل عبادت ہی میں ریا کرتا ہے مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور اگر کوئی نہ ہوتا تو نہیں پڑھتا، یہ ریاے کامل ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں ۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا، مگر وصف ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہیں پڑھتا۔

یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے، اس میں اصل نماز کا ثواب ہے مگر خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے، اخلاص سے نہیں۔

اس کا حکم:

دکھاوے کے طور پر عمل کرنا، بالاجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں ریا کو شرک اصغر فرمایا، اخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔[بہار شریعت، جلد:۳، حصہ: ۱۶، باب: ریاو سمعہ کا بیان]

اس کی مذمت میں متعدد قرآنی آیات واحادیث شریفہ وارد ہیں۔

چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((یرآؤن الناس ولا یذکرون اللہ إلا قلیلا)) [النساء : ۴ ، الآیۃ : ۱۴۲]

((لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا))[کنز الإیمان للإمام أحمد رضا البریلوی]

(۲) ارشاد خداوندی ہے:

((یا أیھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقتکم بالمن والأذیٰ کالذی ینفق مالہ رئاء الناس)) [البقرۃ : ۲ ، الآیۃ : ۲۶۴]

((اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے))[کنز الإیمان للإمام أحمد رضا البریلوی]

(۳)اللہ رب العزت نے فرمایا:

((فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادتہ ربہ أحدا)) [الکھف : ۱۸ ، الآیۃ : ۱۱۰]

((تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے))[کنز الإیمان للإمام أحمد رضا البریلوی]

ریاکی مذمت میں چند احادیث کریمہ درج ذیل ہیں:

(۱) وعن جندب بن عبد الله بن سفيان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی ﷺ :

(من سمع ، سمع الله به ومن يرائى ، يرائى الله به) [رياض الصالحين ، باب : تحريم الرياء ، ص : ٣٦١ ، مجلس بركات]

حضرت جندب بن عبد اللہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ رب العزت اسے سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا اور جو ریا کرے گا اللہ رب العزت اسے ریا کی سزا دے گا)

(۲) عن محمود بن لبيد أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال :

(إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر)

قالوا : وما الشرك الأصغر يا رسول الله؟ قال : (الرياء)

يقول الله عز و جل لهم يوم القيامة إذا جزى الناس بأعمالهم :

إذهبوا إلى الذين كنتم تراؤون في الدنيا فانظروا هل تجدون عندهم جزاء ـ [مسند أحمد بن حنبل ، باب : حديث محمود بن لبيد ، جز : ۵ ، ص : ۴۲۹]

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

(مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے)

صحابہ کرام عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ ! شرک اصغر کیا ہے؟ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

(دکھاوے کے لیے عمل کرنا)

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے گا تو ارشاد فرمائے گا: ان لوگوں کی طرف جاؤ جن کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے تو دیکھو کیا ان کے پاس کچھ اجر ملتا ہے۔

(٣) عن إبن عمر رضي الله عنه قال : مر عمر بمعاذ وهو يبكي ، قال : يا معاذ ! ما يبكيك ؟ قال : حديث سمعته من صاحب هذا القبر يعني النبي صلى الله عليه وسلم يقول :

(إن أدنى الرياء شرك) [الزهد الكبير للبيهقى ، باب : إن أدنىٰ الرياء الشرک ، جز : ١ ، ص : ٢٠٩]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ کے پاس سے گزرے اور وہ رو رہے تھے تو آپ نے کہا: اے معاذ! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ تو حضرت معاذ نے کہا: میں نے اس قبر والے یعنی نبی پاک ﷺ سے ایک حدیث پاک سنی ہے، آپ نے فرمایا:

(تھوڑی ریا بھی شرک ہے)

(٤) عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله ﷺ :

(قال الله تبارک و تعالىٰ : أنا أغنى الشركاء عن الشرک ، من عمل عملا أشرک فيه معى غيرى تركته وشركه] [صحيح مسلم ، المجلد الثانى ، باب : تحريم الرياء ، ص : ٤١١ ، مجلس بركات]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا

:

(میں شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا یعنی اس کا کچھ ثواب نہیں دوں گا)

اقوال سلف:

(۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی گردن جھکا رکھی تھی، آپ نے فرمایا:

"اے گردن جھکانے والے! اپنی گردن اوپر اٹھاؤ، خشوع گردن میں نہیں بلکہ دل میں ہے"۔

(۲) حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ریاکار کی تین علامتیں ہیں:

(۱) جب تنہا ہو تو سستی اختیار کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے چست و چالاک ہوتا ہے

(۲) جب اس کی تعریف کی جائے تو زیادہ کام کرتا ہے

(۳) جب مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کرتا ہے

(۳) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو یہ مجھ سے کس طرح مذاق کرتا ہے"۔

(۴) حضرت محمد بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”رات کے وقت خاموشی اختیار کرنا، دن کے وقت خاموشی اختیار کرنے سے بہتر ہے ؛ کیوں کہ دن کی خاموشی مخلوق کے لیے ہے اور رات کی خاموشی سارے جہاں کے پرور دگار کے لیے ہے“۔

(۵) حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

” لوگوں کے لیے عمل چھوڑنا ریا ہے ، لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے ، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان دونوں باتوں سے بچائے “۔

(٦) کہا گیا ہے کہ ریاکار کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارا جائے گا:

” اے ریاکار، اے دھوکہ باز، اے نافرمان، اے نقصان اٹھانے والے ! جا اور اس سے اپنا اجر اصول کر جس کے لیے تم نے عمل کیا، ہمارے پاس تمھارے لیے کوئی اجر نہیں “۔

خلاصہ:

قارئین کرام ! مذکورہ بالا قرآنی آیات، احادیث کریمہ اور اقوال سلف سے یہ واضح ہو گیا کہ ریا کس قدر عظیم مہلک صفت ہے ، ریاکار کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اس کے لیے آخرت میں خسارا ہی خسارا ہے ؛ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ریا سے بچیں اور خالص اللہ و رسول کی رضا ہی کے لیے عمل کریں تا کہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ باری تعالیٰ ہمیں ریا سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خالص اپنی رضا کے لیے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محمد علیم الدین قادری

دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدر آباد۔